السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کھانے کھاتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے؟ اوراس سلسلے میں ابن عمر کا اثر کس طرح وارد ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو سلام عام کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا:

«أفشوا السلام بینکم» (صحیح مسلم: کتاب الایمان باب بیان انہ لایدخل الجنة الا المؤمنون)

''اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔''

دوسری حدیث میں:

«حق المسلم علی المسلم ست قیل ماہن یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک فأجبہ وإذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس حمد اللہ فسمتہ وإذا مرض فعدہ وإذا مات فاتبعہ۔» (صحیح مسلم: کتاب الجنائز باب الامر باتباع الجنائز 1169)

''مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں پوچھا گیا وہ کون سے ہیں اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا:

جب تو اس سے ملے تو اس پر سلام بھیجو جب وہ دعوت دے تو قبول کرو جب نصیحت مانگے تو نصیحت کرو جب چھینک آئے تو صرف الحمد للہ کہے تو تم اس کا جواب اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرو جب فوت ہو جائے واس کا جنازہ پڑھو۔''

مذکورہ بالا احادیث میں نبی ﷺ نے کسی قید کے بغیر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سلام بھیجنے کا حکم کیا ہے بلکہ اسے اس پر اس کا حق گنوایا ہے۔

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا کہ مسلمان کی جہاں بھی ملاقات ہوتی ہے وہ اسے سلام کرے ہاں ان احادیث کے عموم کی تخصیص کے لیے اگر کوئی صحیح حدیث یا اثر وارد ہوگا تو وہ اس حالت کو مستثنیٰ کر دے گا۔

مذکورہ بالا استفسار میں نبی سے بلا استثناء سلام کی حدیث کا مطالبہ کیا گیا تھا سو وہ پیش کر دی گئی ہے اور دونوں احادیث بھی صحیح مسلم کے حوالہ سے ہیں۔ اب کھانا کھانا کے دوران جو لوگ سلام کہنے کے قائل ہیں ان کے ذمہ ایسی صحیح حدیث یا اثر ہے جو ان احادیث کے عمومی الفاظ کو خاص کر سکیں جس سے کھانا کھاتے ہوئے سلام نہ لینے کی تحقیق ہوئی ہو۔

باقی رہا ابن عمر کا اثر تو وہ بالتفصیل اس طرح سے ہے:

نافع عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق کہتے ہیں کہ:

ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے باہر تھے۔ ساتھیوں نے کھانا تیار کیا اور دستر خوان پر لگایا ہم کھانے لگے تو وہاں ایک چرواہا گزرا اس نے سلام کیا۔ ابن عمرؓ نے اسے بھی کھانے کی دعوت دی مگر اس نے کہا میرا روزہ ہے۔ (شعب الایمان: 5291)

ابن عمرؓ کے اس اثر سے بھی پتہ چلتا ہے کہ صحابہ سلام کرنے میں کی قسم کی تخصیص اور استثناء نہیں کرتے تھے اور خاص طور پر کھانے کے دوران کا یہ اثر موجود ہے۔ بالفرض یہ اثر نہ بھی ہوتا تو شروع میں پیش کی گئیں احادیث کے مطابق ہر حالت میں سلام جائز تھا۔ إلا کہ اس پر کسی صحیح سند سے کوئی نص وارد نہ ہو جاتی۔

اب جو لوگ کھانا کھانے سلام کے قائل نہیں ان کے ذمہ دلیل پیش کرنا ہے کہ کھانا کھاتے ہوئے سلام نہ کرنے کی دلیل پیش کریں۔

فتاویٰ ارکان اسلام